بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

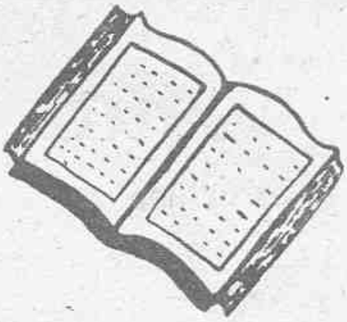

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

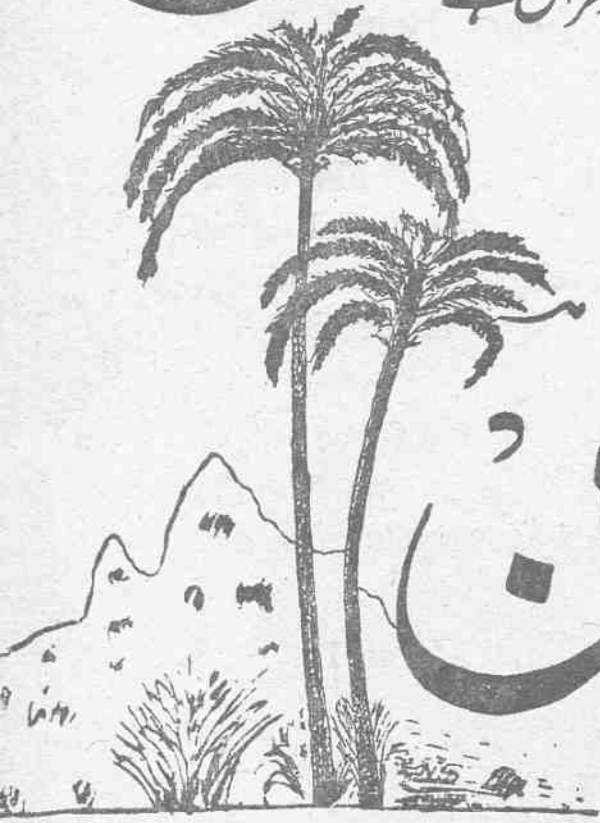

اپریل 1968

الفرقان

قرآنی حقائق بیان کرنے والا
تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

سالانہ اشتراک

پاکستان 6 روپے
دیگر ممالک 13 شلنگ

ایک حوالہ

INDEPENDENT MAURITIUS

Muslims

There are about 111,000 Muslims (Sunni Hanafi 20,000 Shaafi 1,200 ; Ahmadi 1,000 ; Shia 300 and about 88,500 who do not follow any specific school of thought). The first Muslim craftsmen arrived in Mauritius in about 1740. Althuogh their culture, language and traditions were influenced by French, they have preserved their religious conceptions. The first mosque of the island was built by the Muslims in 1805.

Other Muslims came after the occupation of the island by the British. The immigration of the Indian labour brought a good number of Muslims also. Today, they are spread out in a number of occupations.

(Pakistan Times, Lahore dated March 12, 1968)

ترجمہ

آزاد ماریشش

مسلمان

یہاں تقریباً ۱۱۱,۰۰۰ مسلمان آباد ہیں (سنی حنفی بیس ہزار ، شافعی ایک ہزار دو سو ، احمدی ایک ہزار ، شیعہ تین سو اور تقریباً ۸۸۵۰۰ مسلمان جو کسی خاص مکتبِ فکر سے تعلق نہیں رکھتے) - اولین مسلمان صناع تقریباً ۱۷۴۰ء میں ماریشش پہنچے - اگرچہ اُن کی تہذیب ، زبان اور روایات فرانسیسیوں سے متاثر ہوئیں مگر انہوں نے اپنے مذہبی عقائد کو محفوظ و مضمون رکھا - ماریشیس کی پہلی مسجد ۱۸۰۵ء میں مسلمانوں نے تعمیر کی -

دوسرے مسلمان جزیرہ پر انگریزوں کے بعد یہاں وارد ہوئے - ہندوستان سے مزدور طبقہ کی آمد کے نتیجہ میں بہت سے مسلمان یہاں پہنچے جو آج مختلف پیشوں میں بٹے ہوئے ہیں -

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۲ مارچ ۶۸ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۸
شمارہ ۴

ماہنامہ الفرقان ربوہ
اپریل ۱۹۶۸ء

محرم الحرام ۱۳۸۸ ہجری قمری
شہادت ۱۳۴۷ ہجری شمسی

فہرست مضامین

• ایک سوال (اقتباس پاکستان ٹائمز) ٹائٹل ص۲
• اتحاد بین المسلمین کے مستحکم اصول (اداریہ) ص۲
• پاکستان میں اشاعتِ عیسائیت (ایڈیٹر) ص۳
• حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقام ـــــ ص۷
(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)
• "جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں" (نظم) ص۸
(مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا)
• میری زندگی (ابوالعطاء) ص۹
(چند منتشر یادیں)

ضروری اعلان

چونکہ آئندہ شمارہ ایک خاص نمبر ہوگا اور اس کا حجم سو صفحات ہوگا اسلئے یہ شمارہ مختصر ہوگیا ہے۔ خریدار حضرات کے لئے کمی ذرہ سی گی البتہ الفرقان کی خریداری بڑھانے کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے

ـــــ (مینیجر)

الفرقان کا
فضیلتِ اسلام نمبر

عیسائی اخبار اخوت نے جلی حروف میں یہ اطلاع شائع کی ہے کہ "پادری ڈی۔ ایف۔ ڈین **موازنہ اسلام و مسیحیت** پر جگہ بجگہ لیکچر دے رہے ہیں۔ یہ ایک خاص نوعیت کی بشارت ہے۔ جس کی آج **پاکستان میں اشد ضرورت ہے**"

(ماہنامہ اخوت فروری ۶۸ء ص۵)

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ الفرقان کا آئندہ شمارہ ایک **خاص نمبر** ہوگا جس میں **اسلام کی فضیلت و برتری** کے دلائل اور **اسلام و مسیحیت کا مکمل موازنہ** ہوگا انشاء اللہ۔ یہ خاص نمبر سو صفحات پر مشتمل ہوگا اور انشاء اللہ دس مئی کو شائع ہو جائیگا اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔

جو احباب زائد نسخے حاصل کرنا چاہیں وہ جلد مطلع فرمائیں۔

(ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

اداریہ

اتّحاد بین المسلمین کے لئے محکم اُصُول!

اتفاق اور اتّحاد نہایت بابرکت چیز ہے۔ قوموں اور مُلکوں کی ترقّی کا دار و مدار وحدتِ فکر و عمل پر ہوتا ہے۔ مسلمان ممالک کو دَورِ حاضر میں سب سے بڑھ کر اتفاق و اتّحاد کی ضرورت ہے۔ غیر مسلم طاقتوں کے سامنے جب تک مسلمان متّحد اور متفق ہو کر پیش نہ ہوں گے وہ اپنی عزت کو برقرار اور اپنی ہستی کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ دنیا کے حالات کا شدید تقاضا ہے کہ مسلمان وقت کی اس ضرورت کا احساس کریں اور باہم متفق و متحد ہو کر صفحۂ عالم پر باوقار اور باعزّت قوم کی طرح زندگی بسر کریں۔

مملکت خداداد پاکستان اللہ تعالیٰ کا اس زمانہ میں عظیم عطیہ اور مسلمانوں کے لئے بہت بڑا انعام ہے۔ اس نعمت کی قدردانی ہر سچّے مسلمان پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس انعام کے نتیجہ میں مسلمانوں پر جو ذمّہ واری عائد ہوتی ہے اسے سمجھنا اور ادا کرنا ہم سب کا اوّلین فریضہ ہے۔ ہمارے گرد و پیش جو حالات رونما ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے مسلمانانِ پاکستان کو ہر لحہ چوکس اور متّحد رہنے کی ضرورت ہے۔ مُلک کا کوئی بہی خواہ اس ضرورت کا انکار نہیں کر سکتا۔

ہمارے نزدیک **اتّحاد بین المسلمین** کی واضح راہ یہ ہے کہ تمام فرقے اور تمام افراد جو اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں، قرآن پاک کو اپنی شریعت یقین کرتے ہیں اور کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان لاتے ہیں ان سب کو مسلمان سمجھا جائے۔ دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے اور دلوں کی اصلاح بھی وہی کر سکتا ہے لیکن ظاہر کے لحاظ سے اس سے بہتر کوئی واضح اصول نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی صحیح طریقہ نہیں جس سے مسلمان فرقوں میں اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے۔ باہمی جزوی اختلافات اور ان کے نتائج کو چھوڑ کر مذکورہ بالا اصولی مسلک کو اختیار کرنے سے سب مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔

اس محکم اصول کو توڑنے والے اور یہ کہنے والے کہ فلاں فرقہ اسلام کا جزو نہیں یا فلاں فرقہ کو ہم مسلمان تصوّر نہیں کرتے، وہی لوگ درحقیقت اتحاد بین المسلمین کے دشمن اور ملک کے بدخواہ ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ حکومت پاکستان اور اس ملک کے سنجیدہ مزاج عوام صحیح اصول کے مطابق مسلمانوں میں اتّحاد اور اتّفاق پیدا کر کے ملک کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے، آمین +

خاص مقالہ

پاکستان میں اشاعتِ عیسائیت

مسلمان اپنے اوّلین فرض اشاعتِ اسلام کی طرف متوجہ ہوں

کام کرنے کے لئے دس مفید تجاویز

(۱)

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۲ء میں ایک مقالہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان میں صرف ایک سال میں آٹھ ہزار مسلمان عیسائی بنا لئے گئے" کے دردناک اور کپکپا دینے والے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں عیسائی مشنریوں کی مساعی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان کی دو درجن سے زیادہ اشاعتی تنظیمیں ہیں اور قریباً اڑھائی درجن ایسے مسیحی مشن ہیں جن کے مراکز پاکستان سے دور ہیں۔ اس مضمون کے جستہ جستہ اقتباسات قارئین الفرقان کے لئے درج کئے جاتے ہیں لکھا ہے:۔

۱۔ "پاک و ہند کی چھتیس زبانوں میں بائیبل کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ہر سال بائیبل کے لاکھوں نسخے برائے نام قیمت پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ مختلف امتحانوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو بائیبل کا ایک نسخہ مفت دیا جاتا ہے۔ ہسپتالوں میں مریضوں کو، مسافروں کو، طلباء کو مسیحی لٹریچر بطور خاص دیا جاتا ہے۔ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے باقاعدہ رسالے کئی زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔"

۲۔ "مسیحی مشن کا ایک مستقل شعبہ سالویشن آرمی (مکتی فوج) ہے مسیحیت کے یہ سپاہی مسلمانوں کے محلوں، گلی کوچوں اور بازاروں میں گشت کرتے ہیں۔ ڈھول تاشہ بجا کر مجمع اکٹھا کرتے ہیں مشنری مرد اور عورتیں سُر تال میں مذہبی گیت اور حمد گاتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو موسیقی کا نشہ پلا کر انہیں مسیحیت کا درس دیتے ہیں۔ بڑے شہروں جن میں لاہور سر فہرست ہے ایک مسیحی مشن کی طرف سے مسیحی مبلغ عورتوں کو مسلمان گھرانوں میں بھیجا جاتا ہے۔"

۳۔ "۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۱ء تک کے عرصہ میں پاکستان اور بھارت میں ان اداروں

نے ڈیڑھ ارب روپے خرچ کئے ہیں۔ دونوں ملکوں کی آبادی کے تناسب کو سامنے رکھیں تو گویا پچاس کروڑ روپیہ کے قریب پاکستان میں بھی صرف کئے گئے ہیں۔"

۴۔ "مغربی پاکستان میں اس وقت مسیحی مشنوں کے زیر اہتمام سرکاری طور پر منظور شدہ سکولوں اور کالجوں کی تعداد ۹۸ ہے۔ ان میں پانچ کالج، چھ ٹریننگ سکول، لڑکوں کے ۴۵ ہائی سکول، طالبات کے ۲۷ ہائی سکول اور ۱۵ مڈل سکول شامل ہیں لیکن یہ فہرست مکمل نہیں ہے۔"

۵۔ "ڈاکٹر کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو تم مسلمان نبی مانتے ہو۔ ان کا نام لے کر دوائی پیو۔ حضرت عیسیٰ مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور بیماروں کو شفایاب کرتے تھے اور مسلمان بھی ان معجزوں کے قائل ہیں۔ چنانچہ مریض دوائی پیتا ہے تو کافی افاقہ محسوس کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ پہلے روز صرف رنگدار پانی یا بے اثر سفوف پلایا گیا تھا۔ دوسرے روز اصل دوا تھی۔ اس طرح مریض مسلمان کو نبی آخر الزمانؐ پر حضرت عیسیٰ کو ترجیح دینے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔"

۶۔ "تاریخ کے طالب علموں کو یاد ہوگا کہ ہسپانیہ میں مسلمانوں کی عظیم سلطنت جو آٹھ سو برس تک قائم رہی انہی مشنری اداروں کی ریشہ دوانیوں کی نذر ہوگئی۔ ان لوگوں کا سرکاری اداروں میں اثر اس حد تک بڑھ گیا کہ مسلمان حکومت نے اسلام کی تبلیغ اور غیر مسلموں خصوصاً عیسائیوں کو اسلام کے حلقہ بگوش کرنا قانوناً ممنوع قرار دے دیا۔ اب یہ ہمیں سوچنا ہے کہ ہماری تاریخ کا ایک دَور ہمیں کیا سبق دیتا ہے؟ (نوائے وقت ۷ر اپریل ۱۹۶۸ء)

(۲)

یہ المناک صورتِ حال ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ قرآن پاک نے اُمتِ محمدیہ کو محض اس بناء پر **خیر اُمت** کے خطاب سے یاد فرمایا ہے کہ وہ تبلیغِ دین کرنے والی اُمت لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتی ہے اور منکرات سے روکتی ہے۔ جب تک مسلمان اس وصف سے متصف رہے وہ کامیاب و کامران رہے اور جونہی انہوں نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام سے انحراف اختیار کر لیا وہ آسمانی تائید و نصرت سے محروم ہوگئے۔ اسلام اپنی اشاعت کے لئے آسمانی بیّنات کے علاوہ نہایت معقول اور مؤثر دلائل رکھتا ہے، وہ سراپا رشد و ہدایت ہے اسی لئے اس کے منوانے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ضرورت نہیں۔ انسانی عقلیں اور آدمزادوں کے دل و دماغ خود بخود ان دلائل و براہین سے مطمئن ہوتے جاتے ہیں جو

قرآن مجید نے پیش کی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ مسلمان قرآنی اسلحہ سے مسلح اور اسلامی دلائل کے عالم ہوں، وہ اسلامی اخلاق کا نمونہ ہوں۔ ان شرائط کے ساتھ غیر مسلموں کا گرویدہ اسلام ہو جانا ایک لازمی نتیجہ ہے جس کا تجربہ اولیاء اُمت اور سلف صالحین کے ذریعہ ہوتا رہا ہے۔

پاکستان بلاشبہ مسلمانوں کی اسلامی سلطنت ہے۔ یہاں پر مسلمانوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کا پورا پورا اختیار ہے۔ انہیں غیر مسلموں کو پیغام اسلام پہنچانے کی بھی پوری آزادی حاصل ہے جس طرح غیر مسلموں کو اپنے خیالات کی اشاعت کا حق دیا گیا ہے غیر مسلموں بالخصوص عیسائی پادریوں نے روزِ اوّل سے اس حق کو استعمال کیا اور اپنے مذہب کی اشاعت کیلئے تدبیریں بھی کیں اور جدوجہد بھی کی۔ مال بھی خرچ کئے اور مبلغین بھی اس کام پر لگا دیئے لیکن مسلمانوں کو ان کے **علماء اور غلط کار سیاست دانوں** نے اشاعتِ اسلام کی بجائے ذاتی خصومتوں اور اقتدار کے حصول کے خرخشوں میں اُلجھائے رکھا بلکہ یہ لوگ اس **ایک ہی جماعت** کے راستے میں بھی روک بن کر کھڑے ہو گئے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اشاعت دین کے لئے وقف سمجھتی ہے اور اس نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اشاعتِ اسلام کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ گزشتہ بیس برس میں جو کچھ ہوتا رہا بلاشبہ قابلِ افسوس ہے۔ عیسائیت کی پاکستان میں مذکورہ اشاعت پر ہمارے سر ندامت سے جھک جانے چاہئیں۔

علماء اور اقتدار پسند سیاست دانوں نے مسلمانوں کو اس اُلجھن میں مبتلا کئے رکھا کہ حکومتِ پاکستان کو مجبور کیا جائے کہ وہ قانوناً عیسائیوں کو تبلیغ سے روک دے۔ اوّل تو یہ مطالبہ اسلئے نقصان دہ تھا کہ پھر عیسائی حکومتیں بھی اپنے ممالک میں اسلام کی تبلیغ کو روکنے کی مجاز قرار دی جائیں گی **دوسرے** یہ مطالبہ دنیا کے موجودہ حالات میں کسی مہذب دنیا میں معقول قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آزادی کے چارٹر کے خلاف ہے عقل کے خلاف ہے اور خود قرآن مجید کی آیات کے خلاف ہے۔ اس مطالبہ سے غیر مسلموں کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ مسلمان علماء دلائل سے ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے اسلئے جبراً ہمیں تبلیغ کرنے سے روکتے ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر یہ توقع تھی کہ حکومتِ پاکستان ایسا اقدام کرے گی اور نہ ہی اسے ایسا کرنا چاہیئے تھا۔ ہاں اشخاص یا کسی خاص ادارہ کی خلاف امن اور خلافِ قانون سرگرمیوں پر اقدام کرنا بالکل اور بات ہے مگر اصولی طور پر غیر مسلموں کو دلائل کے رُو سے تبلیغ سے منع کر دینا بالکل اور بات۔

(۳)

مندرجہ بالا اقتباسات کی روشنی میں مسلمانوں کا فرض ہے کہ :۔

اوّل۔ وہ غریب اور کمزور مسلمانوں کی ایسی دستگیری کریں کہ ان کی مالی تنگدستی کسی صورت میں بھی ان کے لئے ارتداد کا موجب نہ بن سکے۔

دوم: اہلِ علم مسلمانوں کا فرض ہے کہ عوام میں اسلام کی صداقت کے بارے میں ایسا زندہ اور مدلّل یقین

پیدا کر دیں جس کے بعد کسی مسلمان کا اسلام کو ترک کرنے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔

سوم: مسلمان نوجوانوں کی تعلیم کے لئے مشنریوں سے بہتر درسگاہیں مہیا کریں۔ مسلمان مریضوں کے لئے بہتر ہسپتال قائم کریں جن میں با اخلاق ڈاکٹر اور نرسیں ہوں۔

چہارم: نئی پود کے لئے خصوصاً اور جملہ مسلمانوں کے لئے عموماً ایسا اسلامی لٹریچر پیدا کریں جس سے وہ عیسائیت اور اسلام میں موازنہ کر سکیں اور اسلام کی برتری اور افضلیت ان کے ذہن نشین ہو جائے یعنی پادریوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات علمی طریق سے دیئے جائیں۔

پنجم: مسلمان مستورات کو اس قدر ٹھوس اور واضح دینی معلومات مہیا کی جائیں کہ وہ عیسائی مشنری عورتوں کو جواب دے سکیں اور ان سے کسی طرح مرعوب نہ ہوں۔ مسلم خواتین کی دینی تعلیم کا ایک وسیع اور مکمل منصوبہ تیار کرنا لازمی ہے۔

ششم: جو لوگ عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں انہیں اسلام میں واپس لانے کے لئے ایک مخلصانہ اور بھرپور جد و جہد کی جائے اور دلائل کے ذریعہ ان کی تسلی کر کے انہیں دوبارہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا جائے اور پھر ان کی تربیت کا مستقل انتظام ہونا چاہیئے۔

ہفتم: عقائد کے وہ غلط قصے جن سے مسلمانوں میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے اور وہ حضرت مسیح کو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر خیال کرنے لگتے ہیں ان پر قرآن مجید کی روشنی میں نظر ثانی کی جائے۔

ہشتم: علماء کو قوم مجبور کرے کہ وہ داعئ اسلام کے فریضہ کو با اخلاق مبلغ دین کی حیثیت میں ادا کریں اور مسلمانوں کی نئی نسل کو خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہو عیسائیت کا شکار ہونے سے بچائیں۔

نہم: عیسائی پادریوں کی یلغار کو روکنے کے لئے تمام فرقوں میں اصولی اتحاد صحیح نہج پر قائم کیا جائے اور باہمی رواداری سے کام لے کر اصل خطرہ کا مدبرانہ مقابلہ کیا جائے۔

دہم: عیسائیوں میں خواہ وہ ملکی ہوں یا غیر ملکی اسلام کی تبلیغ کے لئے منظم اور فعال کوشش کی جائے اور اسے ایک مستقل نصب العین کی حیثیت دی جائے۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر مسلمان ان تجاویز پر عمل پیرا ہوں تو انشاء اللہ العزیز وہ عیسائیت کے فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے آمین +

بیرونی ممالک کے خریداروں سے درخواست

پاکستان سے باہر کے اکثر ممالک سے چندہ رسالہ وصول کرنے کیلئے وی پی نہیں جا سکتا اسلئے احباب کے ذمہ کافی بقایا ہو جاتا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ رسالہ کی مالی حالت کے پیش نظر بقایا جات بلکہ کافی پیشگی رقوم بذریعہ چیک یا منی آرڈر بھجوا دئے جائیں۔ (مینجر الفرقان۔ ربوہ)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اپنے الفاظ میں

(۱) "حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور وہ بلاشبہ سردارانِ بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجبِ سلبِ ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتدار کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس شخص کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر کو مگر وہی جو انہی میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کرسکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے کوئی تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلّشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور

پیاروں کا دشمن ہے" (فتاویٰ احمدیہ)

(۲) "امام حسینؓ کا مظلومانہ واقعہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بہت عظمت اور وقعت رکھتا ہے" (ازالہ اوہام)

(۳) "اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ، صاحبِ کمال اور صاحبِ عفت اور عصمت ائمۃ الہدیٰ تھے" (تریاق القلوب)

(۴) "میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسےٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید من عادلی ولیًّا دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے" (اعجاز احمدی)

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

(جناب مولوی عزیز الرحمٰن صاحب فاضل منگلا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے کل ۸ر اپریل کی شام کو مجلس عرفان میں بیان فرمایا کہ رات میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا ہے۔ اخویم مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا بھی مجلس میں تھے میں نے ان سے اس پر شعر کہنے کے لئے عرض کیا انہوں نے آج صبح یہ نظم پیش کر دی ہے۔ امید ہے دیگر شعراء کرام بھی اس طرف توجہ فرمائیں گے (ابو العطاء ۹/۴/۶۶)

ناصرِ دینِ محمد مظہرِ نورِ خدا
صد حسینانِ جہاں مستور تیرے چاہ میں[1]

مہدئ آخر زماں کے نامور پورِ سعید
پا لیا تُو نے مبارک نام اس درگاہ میں

پار ہو جاتی ہے نہٗ افلاک سے تیری دُعا
پیدا خالق نے کیا وہ سوز تیری آہ میں

ہے خلافت ایک پاکیزہ امانت[2] اے عزیز
قدسیوں کو ہم نے دیکھا گرتے اس درگاہ میں

عندلیبِ گلشنِ احمد سے کیا نغمہ سُنا؟
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

---

[1] چاہِ ذقن - [2] انا عرضنا الامانۃ -

حَیَاۃُ اَبِی الْعَطَاءِ

میری زندگی

چند منتشر یادیں

(۳)

قادیان میں ہموطن بزرگ

قادیان میں سڑوعہ اور گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کے چند مخلص بزرگ موجود تھے۔ ان میں سے محترم جناب چودھری نور احمد خان صاحب کلرک مہمان خانہ چودھری فضل احمد صاحب ٹیچر ہائی سکول اور چودھری برکت علی خان صاحب (وکیل المال) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اوّل الذکر دونوں بزرگ سڑوعہ کے باشندے تھے اور چودھری برکت علی خان گڑھ شنکر کے رہنے والے تھے۔ ان کا راجپوت برادری کا بھی باہم تعلق تھا مگر احمدیت کا رشتہ مضبوط تر تھا۔ میرے ننھیال سڑوعہ میں تھے۔ چودھری فضل احمد خان صاحب میرے ماموں ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب آف سڑوعہ کے خاص دوستوں میں سے تھے۔

ابتدائی ایام میں جب میں ماں باپ کی پہلی جدائی پر بہت اُداس رہتا تھا تو ان بزرگوں کی ملاقات میرے لئے ہر طرح وجہ تسلی ہوا کرتی تھی محترم چودھری فضل احمد صاحب کے حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی نہایت اچھے روابط تھے۔ بہرحال اجنبیت کے باعث اور بچپن کی وجہ سے جو اُداسی ہوتی تھی وہ ان بزرگوں کے باعث کم ہوتی گئی۔ ابتدائی تین ماہ تو پریشانی میں ہی گزر گئے۔ پھر آہستہ آہستہ پڑھائی کی طرف پوری توجہ ہوگئی۔ الحمد للہ کہ میں مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت سے اچھے نمبروں پر پاس ہوگیا۔

کریام میں پہلی تقریر

پہلے سال کی موسم گرما کی تعطیلات میں جب میں گھر آیا تو جمعہ کے روز حسب دستور اپنے والد صاحبؓ مرحوم کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے کریام گیا۔ کریام میں اچھی خاصی جماعت تھی۔ جماعت کے امیر حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ فرشتہ خصلت انسان تھے نہایت خوشی سے ملے اور فوراً کھانے وغیرہ کا اہتمام فرمایا۔

جمعہ کی نماز کے بعد سب دوستوں کو آپ نے ٹھہرایا اور فرمایا کہ قادیان شریف سے تین طالب علم

آئے ہیں ہم اُن سے کچھ سُنیں گے۔ پہلے انہوں نے دوسرے دو طلبہ سے جو کئی سال سے ہائی سکول میں پڑھتے تھے کہا کہ اُٹھ کر کچھ تقریر کرو مگر اُن دونوں نے معذرت کی اور اس کے لئے بالکل تیار نہ ہوئے۔ آخر میں انہوں نے مجھے فرمایا۔ مَیں اگرچہ سب سے چھوٹا تھا اور میرا یہ پہلا سال تھا اور تقریر کا بھی پہلا موقعہ تھا مَیں کھڑا ہو گیا اور مَیں نے چند منٹ تقریر کی۔ مجھے یہ یاد نہیں کہ مَیں نے اُس وقت کیا تقریر کی تھی مگر اتنا یاد ہے کہ حضرت حاجی صاحب مرحوم نے مجھے شاباش دی اور خود کھڑے ہو کر بیان فرمایا کہ میدانِ جنگ میں لڑنے والا سپاہی اگر میدان میں جاتے ہی نہیں تو وہ لڑ کس طرح سکتا ہے۔ پہلا قدم تو میدانِ جنگ میں جانے کا ہے۔ مَیں خوش ہوں کہ یہ عزیز تقریر کے لئے کھڑا تو ہو گیا باقی دو کو تو کھڑا ہونے کی بھی ہمت نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے تقریر کی تعریف کر کے بھی میری ہمت افزائی کی اور سب احباب کو دعا کے لئے تحریک فرمائی۔

حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ کے صفات

حضرت حاجی صاحبؓ کا ذکر آ گیا ہے تو اس جگہ اپنے اس مشاہدہ کا بیان کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت حاجی صاحبؓ ہر احمدی کے لئے محبت کا ایک سمندر تھے۔ مہمان نوازی ان کی فطرت میں داخل تھی۔ بارہا مَیں نے دیکھا ہے کہ جو نہی کوئی نیا شخص آتا تو خود یا کسی ملازم کو فی الفور گھر بھیجتے اور لسّی، شربت چائے اور کھانا منگواتے اور نہایت اکرام سے پیش کرتے اور بہت اصرار سے مہمان کو کھلاتے۔

دراصل اُن دنوں سب احمدیوں میں حقیقی اخوت پورے طور پر موجزن تھی۔ حضرت والد صاحب مرحومؓ گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ ہمارے گاؤں (کریہا) اور کریام میں اڑھائی تین میل کا فاصلہ تھا۔ نمازِ جمعہ کے لئے والد صاحبؓ بالالتزام کریام تشریف لیجاتے اور کبھی کبھار جب کریانہ کی دکان کے لئے کچھ سامان بھی خریدنا ہوتا تو آپ نمازِ جمعہ جنگہ میں ادا فرماتے تھے، وہاں بھی بڑی جماعت تھی۔ مَیں نے دیکھا کہ جب کبھی بیماری یا کسی اور وجہ سے حضرت والد صاحبؓ کریام نہ جا سکتے تو شام کو خود حضرت حاجی صاحبؓ یا اُن کا کوئی نمائندہ دریافتِ حال کے لئے کریہا پہنچ جاتا تھا۔ ایک دفعہ گاؤں کے کچھ راجپوتوں سے ایک دیوار کے سلسلہ میں والد صاحب مرحومؓ کا کچھ تنازعہ ہو گیا۔ قریب تھا کہ لڑائی ہو جاتی۔ کریام میں خبر پہنچ گئی تو جھٹ تین چار دوستوں کے ساتھ حضرت حاجی صاحبؓ ہمارے گاؤں پہنچ گئے۔ معاملہ تو رفع دفع ہو گیا مگر لوگوں نے محسوس کر لیا کہ میاں امام الدین اگرچہ اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی ہیں مگر جماعت احمدیہ کی باہمی اخوت کے باعث ان کی برادری بڑی وسیع ہے۔ میرے والد صاحب مرحوم نہایت غیور احمدی تھے۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کے استخفاف یا مداہنت کے ہرگز قائل نہ تھے۔ گاؤں میں مخالفت بھی ہوتی تھی

مگر وہ ہر مخالفت کو خوشی اور ہمت سے برداشت کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی عبدالغفور نامی فوت ہوگیا۔ بالکل بچہ تھا۔ شوریدہ سر غیر احمدیوں نے قبرستان پہنچ کر کھودی ہوئی قبر میں بچہ کو دفن ہونے سے روک دیا۔ والد صاحب مرحوم نے نعش اُٹھالی اور کہا کہ بہت اچھا میں اپنے بچے کو اپنے گھر کے صحن میں دفن کردوں گا۔ اتنے میں جماعت کریام کے بہت سے دوست بھی پہنچ گئے اور ہمارے گاؤں کے نمبردار چوہدری اللہ دا خان صاحب نے شور کرنے والے لوگوں کو دھمکا کر اس بات پر راضی کرلیا کہ بچہ قبرستان میں ہی دفن ہو جائے چنانچہ وہ وہیں دفن کیا گیا۔ غرض جماعت احمدیہ کریام اور بالخصوص حضرت حاجی غلام احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ہمارے والد صاحب مرحوم سے نہایت مخلصانہ اور محبانہ تعلقات اخوت تھے۔ حضرت حاجی صاحب رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی سے اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہوں نے دوسری شادی کی۔ دوسری شادی ہندوانہ اثر کی وجہ سے راجپوت برادری میں اچھی نظر سے نہیں دیکھی جاتی تھی۔ میں نے کئی دفعہ حضرت والد صاحب مرحوم کو دعا کرتے سُنا کہ اے اللہ! تو حاجی صاحب کو اولاد عطا فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عمر کے باوجود حضرت حاجی کو بچے عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی اور ہونہار خادمِ سلسلہ ہیں۔ اس جگہ ان امور کے ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ اُس ماحول کا مختصر تذکرہ ہو جائے جو اولین احمدیوں میں ہوا کرتا تھا اور اب بھی بہتوں کو نعمت میسر ہے مگر کئی عزیز اس سے غافل ہیں۔ یاد رکھیں کہ اخوتِ روحانی کی نعمت اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے اس کی افرادِ جماعت جتنی بھی قدر کریں کم ہے۔

مضمون نویسی کا آغاز

مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت سے ہی مجھے زائد مطالعہ بالخصوص دوسرے مذاہب کی کتابوں اور اخباروں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوگیا۔ کچھ اخبار تو مدرسہ میں میسر تھے اور باقی کیلئے بوقتِ فرصت حضرت قاضی اکمل صاحب رضی اللہ عنہ کے دفتر میں دوسرے بعض طلبہ کے ساتھ جانے لگا۔ یہ دفتر اُن دنوں ریویو آف ریلیجنز اُردو اور تشحیذ الاذہان کا دفتر تھا اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے مکان کے نزدیک تھا۔ حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ طلبہ کے مطالعۂ اخبارات کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے اور مضمون لکھنے کی جرأت دلاتے تھے اور مضامین کی اصلاح کرکے انہیں شائع بھی کر دیا کرتے تھے۔ وہاں جانیوالے طلبہ میں مولانا جلال الدین صاحب شمس پیش پیش تھے۔ وہ مجھ سے پانچ سال آگے تھے۔ اُن کے اور بعض دیگر بڑے طلبہ کے مضامین اُن دنوں بعض رسالوں میں چھپا کرتے تھے۔ ان مضامین کو دیکھ کر مجھے اپنی سادگی کے ماتحت شروع میں یہ خیال پیدا ہوا کرتا تھا کہ یہ لوگ سارے مضمون لکھ دیں گے

جب ہم لکھنے کے قابل ہوں گے تب تک سب مضمون ختم ہو جائیں گے ہم کیا کریں گے؟ یہ میری کم علمی اور سادگی تھی مگر اس سے یہ ظاہر ہے کہ میرے دل میں امنگ اور حوصلہ تھا۔

آخر میں نے مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں پہلا مضمون اخبار کے لئے لکھا جس کا عنوان تھا "اسلام اور تلوار"۔ بڑے حجاب کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ میں یہ مضمون ہفت روزہ اخبار نور قادیان میں اشاعت کے لئے دوں مگر جھجک کا یہ عالم تھا کہ مسجد اقصیٰ قادیان میں نماز فجر پڑھنے کے بعد جبکہ ابھی اندھیرا ہی تھا میں جناب سردار محمد یوسف صاحبؓ مرحوم ایڈیٹر اخبار نور کے مکان پر جو مسجد اقصیٰ کے بالکل قریب تھا پہنچا اور کمبل اوڑھے اور منہ چھپائے مضمون انہیں دیکر فوراً بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

میری حیرت اور خوشی کی حد نہ رہی جب اگلے ہفتے میرا پہلا مضمون بعنوان "اسلام اور تلوار" بطور مقالہ افتتاحیہ اخبار نور میں چھپا ہوا نظر آیا۔ اس کے اوپر جناب ایڈیٹر صاحب نے خوشکن ریمارک دیئے اور لکھا کہ اگر عزیز نے مضمون نویسی کی مشق جاری رکھی تو کسی دن بہت اچھے مضمون نگار بن جائیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ اس مضمون کے شائع ہونے پر مولانا شمس صاحب نے میری چارپائی کے پاس سے گزرتے وقت حسب عادت مسکراتے ہوئے ازراہِ مذاق کہا تھا کہ اچھا اب تو مضمون بھی چھپنے شروع ہو گئے ہیں؟ اس کے چند روز بعد میں نے دوسرا مضمون فرشتوں کے متعلق لکھا تھا جو اخبار الحکم میں جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم نے شائع فرمایا۔

یہ میری مضمون نویسی کا آغاز ہے اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ اخبارات و رسائل میں مضمون لکھنے کی توفیق ملتی رہی۔ بہرحال میری مضمون نویسی میں جہاں میرے محترم اساتذہ بالخصوص حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی رہنمائی کا دخل ہے وہاں یہ میں اس کے لئے حضرت قاضی اکمل صاحبؓ کا بھی بہت ممنون ہوں۔ وہ مدیران جرائد میں منفرد وجود تھے جو نئے لکھنے والوں کی خاص امداد فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں اور اساتذہ پر اپنی خاص برکات نازل فرمائے آمین۔

زائد مطالعہ کا طریقہ

میں اپنے زائد مطالعہ کے ذکر پر اس کا ایک نمونہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مدرسہ احمدیہ کے ہم چند طلبہ نے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا کہ مدرسہ کے بعد دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر ایک علیحدہ کمرہ میں بیٹھ جاتے تھے۔ بائیبل اور کاپیاں پنسلیں ہمارے پاس ہوتی تھیں۔ ہم میں سے ایک طالب علم کتاب پڑھتا جاتا تھا باقی غور کرتے اور قابل نوٹ باتیں ایک دوسرے کو بتا کر نوٹ کرتے تھے۔ اسی طرح ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو

باری باری مل کر پڑھا کرتے تھے اور نوٹ لیا کرتے تھے۔ یہ درست ہے کہ بچپن کے اس مطالعہ سے پوری طرح سمجھ تو نہ آتی تھی مگر ایک چاشنی پیدا ہو جاتی تھی اور لگن لگ جاتی تھی اور پھر بار بار دُہرانے سے عقدے کھُلتے جاتے تھے۔ ہم نے اس زمانہ میں براہین احمدیہ بھی پڑھی تھی۔ زائد مطالعہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اس مطالعہ میں ہمارے پاس نوٹ بکیں بھی تیار ہو گئی تھیں۔ ادھر مدرسہ کے ہفتہ واری لیکچروں میں قابل اساتذہ کے مضمون کے نوٹ بھی ہمارے لئے خضرِ راہ ہوتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ہماری مطالعہ سوسائٹی میں میرے ہم جماعت مولانا تاج الدین صاحب لائلپوری بھی شامل ہوا کرتے تھے اور انہیں خوب نکتے سوجھا کرتے تھے۔ میری ابتدائی نوٹ بُک کو لیکر ہی پہلے پہل قادیان کے تاجر کتب فخر الدین صاحب نے "احمدیہ پاکٹ بک" نام سے کتاب شائع کی تھی۔ دیباچہ میں اس کا ذکر بھی تھا۔ بہرحال طالب علمی کا ابتدائی آغاز بہت عمدہ تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسباب بھی اعلیٰ مہیا ہوتے گئے۔
وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ایک مہربان اُستاد کا تذکرہ

اُن دنوں بیرونی ممالک میں زیادہ مشن نہ تھے۔ ہمارے انگریزی کے اُستاد حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ کو جب حکم ہوا کہ وہ انگلستان جانے کے لئے تیاری کریں تو میں تیسری جماعت میں تھا۔ وہ ہمیں روزانہ پڑھانے کے بعد نہایت پیارے انداز میں یہ تذکرہ شروع فرمایا کرتے تھے کہ بچو! میں اب عنقریب خدا کی راہ میں سفر پر جاؤں گا۔ اسے وہ اپنی بڑی خوش قسمتی سمجھتے تھے اور ہم سب بچوں کو بھی دعا کے لئے کہا کرتے تھے اور خود بھی بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ ہمارے دل میں بھی جوش پیدا ہوتا تھا کہ ہم بھی جلد جلد اپنے تعلیمی کورس کو پورا کرکے خدمتِ دین کا کام کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ بہت محبت کرنے والے اُستاد تھے۔ مجھے اوائل میں اُن کے گھر میں بھی جانے کا موقعہ ملتا رہا۔ بالعموم اساتذہ اُن دنوں طلبہ سے بہت اُنس رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مولوی صاحبؓ کے عازمِ سفر ہوتے وقت اکثر طلبہ کی آنکھیں اُن کی جُدائی کی بنا پر پُرنم تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مولانا نیّر صاحبؓ کو انگلستان میں اور پھر مغربی افریقہ میں خاص خدمات کی توفیق بخشی اور ہزارہا افریقن ان کے ذریعہ سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ + (باقی)

نماز مترجم
مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب المعروف سنیاسی نے نماز مترجم شائع کی ہے جو بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔
ملنے کا پتہ۔ ماسٹر حمید احمد سنیاسی دارالصدر شرقی۔ ربوہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، پھنی، ناخنہ، ضعف البصارت وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے۔ جو عرصہ ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا یا پیدا ہونے کے بعد جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا اسقاط ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج۔

قیمت پندرہ روپے

نور منجن

دانتوں کی صفائی صحت کے لئے از حد ضروری ہے

یہ منجن دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت اور علاج کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت ایک روپیہ

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بہترین تجویز جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

(طابع و ناشر:- ابو العطاء جالندھری مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

الفردوس

۸۵- انارکلی- لاہور

عمارتی لکڑی

ھمارے ھاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل

کافی تعداد میں موجود ہے!

ضرورت مند اصحاب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

• گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور، فون ۶۲۶۱۸

• سٹار ٹمبر سٹور

۹۰ فیروزپور روڈ- لاہور

• لائلپور ٹمبر سٹور

راجباہ روڈ لائلپور- فون ۳۸۰۸

ہماری مفید کتابیں

(۱) تفہیماتِ ربانیہ

دیوبندی اور دیگر علماء کے مجموعہ اعتراضات کا نہایت مدلل اور مسکت جواب ہے جسے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "اعلیٰ لٹریچر" قرار دیا تھا اور جس کی افادیت پر تمام علماء سلسلہ کا اتفاق ہے بڑے سائز کے سوا آٹھ سو صفحات ہیں۔

قیمت سفید کاغذ گیارہ روپے

" اخباری کاغذ آٹھ روپے

(۲) نبراس المومنین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سو منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح طبع ہوئی ہیں۔ یہ مجموعہ ہمارے نصابِ تعلیم میں شامل ہے

قیمت صرف ۳۱ پیسے

(۳) القول المبین

جناب مودودی صاحب کے رسالہ "ختمِ نبوت" کا ایسا ٹھوس اور واضح جواب ہے کہ مودودی صاحب تردید نہ کر سکے اور لوگوں کے مطالبہ کے باوجود خاموش رہ گئے۔ صفحات ۲۵۰ مجلد قیمت دو روپے ❖

ملنے کا پتہ

مینیجر الفرقان ربوہ

ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

"اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار"

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں!

سالانہ چندہ۔ صرف ڈھائی روپے

——— مینیجنگ ایڈیٹر

ھوالشافی

سُرمہ ہائے دُنیا کو چیلنج

سُرمہ درویش (اور) **درویش کاجل**

(مردوں کے لئے) (عورتوں کے لئے)

دواخانہ درویش رجسٹرڈ قادیان۔ ربوہ کی فخریہ پیشکش

——:(نسخہ کلاں):——

از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۵ جڑی بوٹیوں، دیسی ادویات اور سچے موتیوں کا مرکب۔ آنکھوں کی جملہ امراض ککرے، دھند، جالا، پھولا، پانی بہنا، خارش اور کمزوری نظر کے لئے نادر تحفہ جس کے متواتر استعمال سے عینکوں کے نمبر کم ہو کر انسان عینک سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ شیشے کی سلائی مفت

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر فضل کریم کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لائلپور

ماہنامہ "الفرقان" اور احباب کا فرض

● **حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد :-**

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس۳۰ چالیس۴۰ ہزار بلکہ ایک لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۵ رجنوری ۱۹۵۶ء)

● **حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-**

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اُس غرض وغایت کو پُورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدّنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دُنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ پس مخیّر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچّائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مُسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اِس رسالہ کی غرض وغایت بصورت احسن پُوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پُوری شان کے ساتھ ساری دُنیا کو اپنے نُور سے منوّر کرے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱؍ ۵۹)"

(الفضل ۱۰ رجولائی ۱۹۵۹ء)

رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے!

مینجر الفرقان ربوہ

Monthly AL-FURQAN Rabwah

April 1968 Regd. No. L 5708

تردید عیسائیت

کے سلسلہ میں ان کتب کا مطالعہ آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

● **مباحثۂ مصر** قیمت ۶۲۔

(عیسائیت کے بنیادی عقائد پر جناب مولانا ابوالعطاء صاحب مبشر اسلامی اور مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر فلپس کے مابین فیصلہ کن مباحثہ)

● **تحریری مناظرہ** قیمت ۱۰۵۰

(الوہیت مسیح کے بارہ میں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور مشہور عیسائی پادری عبدالحق صاحب کے درمیان تحریری مناظرہ۔ جس میں دو دو پرچے لکھے جانے کے بعد پادری صاحب نے مزید کچھ لکھنے سے انکار کر دیا)

● **مباحثہ مصر کا انگریزی ترجمہ** قیمت ۱۰۲۵

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب ہمارے مکتبہ سے مل سکتی ہیں۔

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا